والضحیٰ

چہرہ مصطفیٰ ﷺ

خادم رسول ﷺ

علامہ فرحان غوری قادری

مہتمم مدرسہ عظمت رسول ﷺ حیدرآباد

[illegible]
0321-3052682

ناشر: مکتبہ غوثیہ
[illegible]
فون: 021-49266110 / 4910584

انتساب

☆ استاذ العلماء علامہ محمد حسن حقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی (شہید) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ مولانا محمد سلیم قادری (شہید) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ مرحومہ جمیلہ خاتون

اللہ تعالیٰ ان تمام اکابر کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقام ومرتبہ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یاد فرمانا جو بارگاہِ الٰہی عزّ وجل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

والضحیٰ o والیل اذا سجیٰ o ما ودعک ربک وما قلیٰ o (پ۳۰۔الضحیٰ)

اس سورۂ مبارکہ کے شانِ نزول میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عذر کی بناء پر رات کے قیام کو ترک کر دیا تھا۔ اس پر ایک عورت (نازیبا) باتیں کہنے لگی۔ بعض نے کہا کہ مشرکین نے تاخیر نزول وحی پر طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دی تھی۔ (بخاری جلد۲، شفاء شریف۴۹)

فقیہ قاضی ابوالفضل (عیاض) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ سورۂ مبارکہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور عظمت وشان پر جو بارگاہِ الٰہی عزّ وجل سے عنایت ہوئی تھی۔ چھ وجہوں پر مشتمل ہے:۔

اوّل…… یہ کہ اللہ عزّ وجل نے قسم کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال کو بیان فرمایا۔ ارشاد ہوا:

والضحیٰ o والیل اذا سجیٰ o (پ۳۰۔الضحیٰ:۱،۲)

ترجمۂ کنز الایمان: قسم ہے چہرۂ انور اور زلفِ عنبرین کی جبکہ وہ ڈھلک کر آ جائے۔

یعنی ربّ ضحیٰ کی قسم، یہ بزرگی کے اعظم درجات میں سے ہے۔

دوم…… یہ کہ بارگاہِ الٰہی عزّ وجل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

ما ودعک ربک وما قلیٰ o (پ۳۰۔الضحیٰ:۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے ربّ نے تمہیں نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

یعنی نہ آپ کو ترک کیا اور نہ مبغوض جانا۔ اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند کرنے کے بعد آپ کو نہ چھوڑا۔

سوم......فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

وللآخرة خير لك من الاولىٰ ۝ (پ۳۰۔الضحیٰ:۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انجام کار میں اللہ عزّ وجل کے نزدیک اس سے بڑا ہے جو دنیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عزت وکرامت فرمائی ہے۔

سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ شفاعت اور مقامِ محمود کا ہم نے آخرت میں ذخیرہ رکھا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس سے بہتر ہے جو ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا میں عطا فرمایا۔

چہارم......فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ ۝ (پ۳۰۔الضحیٰ:۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک عنقریب تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اللہ عزّ وجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا میں فراخی اور آخرت میں ثواب سے راضی کرے گا۔ بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر اور شفاعت عطا فرمائے گا۔

اہل بیت نبوت علی جدہم الصلوٰۃ والسلام سے بعض علماء نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اس سے زیادہ اُمید افزاء کوئی آیت ہے ہی نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہوں گے ہی نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہ جائے۔

پنجم ...... یہ کہ اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جو انعام و اکرام فرمائے ہیں ان کو شمار کرایا ہے اور آخر سورت تک اپنی جانب سے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے یعنی اللہ عزّ وجل کی طرف سے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہدایت یا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت دی۔

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم

(کلامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

بر بنائے اختلاف تفاسیر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قلب میں قناعت پیدا کر کے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دل میں غنا ڈال دیا۔

بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ نے اپنی طرف رجوع کرا دیا۔ بعض نے کہا کہ آپ کو بے مثل پایا تو اپنا بنا لیا۔ بعض مفسرین اسطرح بیان کرتے ہیں کہ کیا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ پایا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سبب گمراہوں کو ہدایت دی۔ اور فقیر کو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سبب غنی کیا۔ اور یتیم کو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سبب جائے پناہ ملی۔ اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنی نعمتیں یاد دِلائیں۔

اور معروف و مشہور تفسیروں کے مطابق یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کسی حال میں نہ چھوڑا۔ خواہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صغرسنی (بچپنا) ہو یا آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے افلاس کی حالت ہو اور نہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دشمن بنایا۔ بھلا اب جبکہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مرتبہ خصوصی مرحمت فرمایا اور اپنا پسندیدہ بنا لیا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ تعالٰی آپ کو چھوڑ دے۔

ششم ...... یہ کہ اللہ عزّ وجل نے جو نعمتیں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کی ہیں ان کے اظہار کا حکم دیا اور جو بزرگیاں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مرحمت ہوئی ہیں ان کے شکر پذیر ہونے اور اعلان کرنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذکر کو اس آیت سے مشہور کیا:

واما بنعمة ربك فحدث ۝ (پ۳۰۔الضحیٰ:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے ربّ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

نعمت کا شکر یہی ہے کہ اس کی تحدیث یعنی چرچا کیا جائے۔ کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیلئے تو خاص ہے۔ لیکن اُمت کیلئے عام ہے۔ (شفاء شریف، ۴۹-۵۱)

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا (پ۲۷۔الطّور:۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے ربّ کے حکم کیلئے صبر کیجئے کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

آئیے دیکھئے مزید شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کریم نے کس طرح بیان فرمائی

والنجم اذا ھویٰ (الیٰ قوله تعالیٰ) لقد رأی من اٰیٰت ربه الکبریٰ o (پ۲۷۔النجم:۱،۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے
(یہاں تک کہ) بے شک اپنے ربّ کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

النجم کی تفسیر میں مفسرین کے بکثرت اقوال مشہور ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ 'والنجم' اپنے ظاہری معنٰی پر ہے اور یہ کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ وہ قلب محمد ہے۔

اور یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ عزّ وجل کے فرمان

والسماء والطارق o وما ادرٰك ما الطارق o النجم الثاقب o (پ۳۰۔الطارق:۱-۳)

ترجمہ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی قسم اور کچھ تم نے جانا اور وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔

سُلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اس میں بھی النجم سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

یہ آیتِ کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل وشرف میں اس حد تک پہنچتی ہے کہ کوئی عدد اس کو گھیر نہیں سکتا۔ اللہ عزّ وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت اور خواہشات نفسانی کے اتباع سے بچنے، سچائی اور تلاوت قرآن اور یہ کہ یہ کتاب اللہ عزّ وجل کی ایسی وحی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جبریل علیہ السلام لے کر آئے۔ جو مضبوط طاقت والا ہے اُس کی قسم کھائی ہے۔

پھر اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت میں واقعہ معراج اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے اور جو کچھ قدرتِ الٰہی عزّ وجل کی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں ان کی خبر دیکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے اور سورۂ اسریٰ کے شروع میں بھی اللہ عزّ وجل نے اس پر متنبہ کیا ہے۔ جو کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عالم جبروت کا مکاشفہ اور عجائب ملکوت کا مشاہدہ ہوا ہے ایسا ہے کہ جس کا نہ کوئی عبارت احاطہ (گھیر) سکتی ہے اور نہ ادنیٰ سماع کی عقول عامہ (عام عقل) طاقت رکھتی ہے۔ (شفاء شریف، صفحہ۵۲)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان باتوں سے تعریف کی جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت فرمائی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو دوبالا کرنے کیلئے دو حروف تاکید سے کلام کو مستحکم کیا اور فرمایا:

وانك لعلیٰ خلق عظیم ہ (پ۲۹۔القلم:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

'خلق عظیم' کی تفسیر میں بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارادہ نہیں مگر جو اللہ عزّ وجل چاہے۔

واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن قبول کی تعریف کی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نعمتیں ارسال کر کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ فضیلت مرحمت فرمائی جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو میسر نہیں۔ اسلئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فطرت میں ہی مہربانی ہے۔ پس پاکی ہے اس مہربان بخشش کرنے والے، احسان کرنے والے، بہت سخی (خدا) کی جس نے بھلائی اور ہدایت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خُو بُو کر دی۔ پھر اس کے کرنے والے کی تعریف کی اور اس پر اس کو جزا دی۔ پاکی ہے خدا کی، اس کی بخشش کیا ہی عام ہے اور اس کی مہربانیاں کس قدر وسیع ہیں۔

مزید شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی بدگوئیوں پر تسلی دی کہ اس پر ان کو عذاب کا وعدہ دیا اور اس طرح ان کو ڈرایا۔

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

فستبصر ویبصرون o بایکم المفتون o ان ربك هو اعلم بمن
ضل عن سبیلہٖ ص وهو اعلم بالمهتدین o (پ۲۹۔القلم:۵-۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں مجنون کون تھا۔ بے شک تمہارا ربّ خوب جانتا ہے۔ جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وثناء کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کی مذمت کو عطف کر کے ان کی بری خصلتوں کو بیان کیا۔ ان کے معائب (خرابیاں) شمار کیے۔ اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت شامل کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت فرمائی اور دشمن کی دس سے زائد برائیاں بیان کیں اور یوں فرمایا:

فلا تطع المكذبین o ودوا لو تدهن فیدهنون o ولا تطع كل حلاف مهین o هماز مشآء بنمیم o
مناع للخیر معتد اثیم o عتل بعد ذٰلك زنیم o ان كان ذا مال وبنین ط اذا تتلیٰ علیه
اٰیٰتنا قال اساطیر الاولین o (پ۲۹۔القلم:۸تا۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑی قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتے پھرنے والا، بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار اس پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا، اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے، جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں، کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

نوٹ......اصل کی خطا سے مراد (حرام النسل)۔

پھر اللہ عزّ وجل نے اپنی اس سچی وعید کو بیان کرنے کے بعد اس پر ختم کیا کہ

سنسمه على الخرطوم o (پ۲۹۔القلم:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دے دیں گے۔

پس اللہ عزّ وجل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا اور اللہ عزّ وجل کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، بدگوؤں کا ردّ کرنا، بہ نسبت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ردّ کرنے کے بہت زیادہ سخت ہے اور یہ بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت میں بہت زیادہ ثابت ہے۔ (شفاء شریف ۵۵، حصہ اوّل)

اللہ عزّ وجل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مورد شفقت و کرم بنانا

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

طٰہٰ o مآ انزلنا علیك القرآن لتشقیٰ o (پ۱۶۔طٰہٰ:۲،۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب! ہم نے یہ قرآن اس لئے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

یہ آیتِ کریمہ اس وقت اُتری جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیداری اور قیام لیل میں بڑی مشقت اُٹھاتے تھے۔ جیسا کہ ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالاسناد یہ حدیث مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر دوسرا پاؤں اُٹھا لیتے تھے۔ اس پر اللہ عزّ وجل نے سورۂ طٰہٰ نازل فرمائی۔

یعنی اے محبوب آپ زمین پر پاؤں رکھیں ہم نے یہ قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں۔ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام اور خیر خواہی میں ہے۔

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

فلعلك باخع نفسك علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھٰذا الحدیث اسفا (پ۱۵۔سورۃ الکہف:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو شاید تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے

(یعنی اللہ و رسول عزّ وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں)۔

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

لعلك باخع نفسك الا یکونوا مؤمنین (پ۱۹۔سورۃ الشعراء:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: شاید تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبلیغ اسلام کیلئے اتنی کوشش کرتے جس کی مثال کوئی لا سکتا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ دلی درد اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس طرح فرمایا۔ کیا آپ اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اگر وہ مسلمان نہیں ہوئے۔

فرمانِ الٰہی عزّ وجل:

ولقد استهزی برسل من قبلك (پ۷۔سورۂ انعام:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اورضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا۔

علامہ مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ عزّ وجل نے اس ذکر سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی اور مشرکوں کی سختیوں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوتِ برداشت مرحمت فرمائی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبردار کردیا کہ جو (بدنصیب) شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرے گا اس پر ایسا عذاب ہوگا جیسا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں کے مکذبین (جھٹلانے والوں) پر ہوا۔

اور اسی تسلی وتشفی کی مثل اللہ عزّ وجل کا یہ فرمان ہے:

وان یكذبوا فقد كذبت رسل من قبلك ط (پ۲۲۔سورۂ فاطر:۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تمہیں جھٹلائیں تو بے شک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے۔

اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گزشتہ اُمتوں کے احوال کی خبر دے کر عزت افزائی فرمائی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا ہوا۔ اور نبیوں کو بھی اسی طرح آزمایا گیا تھا۔ اللہ عزّ وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی کفارِ مکہ کی آزمائشوں پر اسی طرح تسلی دی۔ اس کے بعد اللہ عزّ وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کر کے اس کا سبب بتادیا۔ چنانچہ اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

فتول عنهم فمآ انت بملوم (پ۲۷۔سورۃ الذاریات:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: آپ ان سے منہ پھیر لیجئے۔ اب آپ پر کچھ الزام نہیں۔

یعنی ادائے رسالت اور اپنی تبلیغ میں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کی گئی ہے اب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی ملامت نہیں۔

اسی طرح یہ بھی اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

واصبر لحكم ربك فانك باعيننا (پ۲۷۔سورۃ الطّور:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب تم اپنے ربّ کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی ایذا پر صبر کریں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہماری نگہداشت میں ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بکثرت آیات میں تسلی دی۔

ان آیات میں ہم کو پتا چلا غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتے وقت صبر کا پیمانہ اختیار کرنا ہوگا۔ دوسرا تبلیغ اسلام کی جھلک بھی نظر آرہی ہے۔ لہٰذا مسلمان بھائیو! اللہ عزّ وجل کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کرو اور گستاخِ رسول کی خوب ذِلت کرو۔

آئیے ہم اب شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث مبارکہ سے پیش کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بھی ہے جب انہیں بھوک نے ستایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے آنے کو فرمایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔ ان کو حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ اتنے سے دودھ میں کیا ہوگا۔ میں زیادہ مستحق تھا کہ بھوک مجھے لگی ہوئی تھی اس کو پیتا اور اس سے طاقت حاصل کرتا۔ غرضیکہ میں نے ان کو بلایا اور بیان کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کو پلاؤ تو میں ہر شخص کو پیالہ دیتا جاتا۔ وہ پیتا اور سیراب ہو جاتا پھر دوسرے کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کو پکڑا اور فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ بیٹھ جاؤ اور پیو تو میں نے پیا پھر فرمایا اور پیو۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اب نہیں پیا جاتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اب دودھ کے گذرنے کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اللہ عزّ وجل کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا پی لیا۔ (بخاری وشفاء ۲۷۰)

کیوں جناب ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس نے ستر صاحبو کا منہ دودھ سے بھر دیا

(کلامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالاسناد حدیث روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم طعام (کھانے) کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ کھایا جا رہا ہوتا اور دوسری روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا کرتے اور اس کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ (بخاری وشفاء ۲۷۸)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کسی گوشے میں تشریف لے گئے تو کوئی درخت و پہاڑ ایسا نہ تھا جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو السلام علیك یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم نہ کہا ہو۔ (سنن ترمذی، شفاء ۲۷۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھ پر سلام پیش کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حجر اسود ہے۔ (مسلم شریف، شفاء ۲۷۸)

یہ تو مختصر معجزات کے بارے میں تھا۔ آیئے آپ کو بتائیں کہ بے جان چیزیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہے۔ تڑپتی ہے روتی ہے۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدِ نبوی کھجور کے ستونوں پر سقف (چھتی ہوئی) تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو ان میں سے ایک ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے منبر بنایا گیا تو ہم نے اس ستون سے ایسی آواز سنی جیسے اونٹنی بچہ جنتے وقت روتی ہے۔
(بخاری شریف، شفاء ۲۷۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے رونے سے مسجد میں ہلچل مچ گئی اور سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے کہ کثرت سے لوگ رونے لگے جب اس کو انہوں نے روتے دیکھا۔ مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے وہ ستون اتنا رویا کہ جگر پھٹ جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا پھر وہ خاموش ہوا۔

ایک روایت میں اتنا اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو چپ نہ کراتا تو قیامت تک ایسے ہی میرے غم میں وہ روتا رہتا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو منبر کے نیچے دفن کر دیا جائے۔ (شفاء شریف ۲۷۸)

جس وقت اہل مکہ نے (فتح مکہ سے پہلے) زید بن دثنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرم سے نکالا کہ ان کو قتل کر دیں تب ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی حالتِ کفر کے زمانہ میں) اس سے کہا اے زید! تم کو اللہ عزّ وجل کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل وعیال میں چلا جائے؟ تب زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اللہ عزّ وجل کی قسم میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہوں اس جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنی جگہ (یونہی) بیٹھا رہوں۔ اس وقت ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو، جس قدر **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رکھتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ، للبیہقی، شفاء ۳۱ حصہ سوم

حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دست مبارک پھیر کر اللہ عزّ وجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ تو جب انہوں نے اسّی سال کے ہو کر انتقال کیا تو وہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ اس قسم کے واقعات بہت سے لوگوں سے مروی ہیں۔ ان میں سائب بن یزید اور دیگر کے واقعات ہیں۔ (دلائل النبوۃ، للبیہقی)

اور عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو عورتوں کی خوشبوؤں پر غالب تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک ان کے پیٹ اور پیٹھ پر پھیرے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ سے خون کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا جب وہ حنین کے دن زخمی ہو گئے تھے اور ان کیلئے دعا فرمائی تو ان کا چہرہ اسی طرح دمکنے لگا تھا جیسے گھوڑے کی سفید پیشانی چمکتی ہے۔ (طبرانی کبیر، شفاء ۳۰۰)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو مس فرمایا تو ان کا چہرہ چمکنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے چہرے میں ایسے دیکھتے تھے جیسے آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ، للبیہقی)

ابوالفضل جوہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ زیارت کیلئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آبادی شروع ہوتے ہی سواری سے اتر پڑے اور روتے ہوئے پیدل چلنے لگے۔ اس وقت یہ شعر ان کی زبان پر جاری تھا ؎

﴿ ترجمہ ﴾

☆ جب ہم نے اس ہستی مقدس کے نشانات کو دیکھا جس نے ہمارے عقل وخرد کو نشانات کی معرفت کیلئے نہ چھوڑا۔

☆ تو ہم اس محبوب کی بزرگی کی خاطر اپنی سواریوں سے اتر پڑے تاکہ اس سے بچیں جس نے سوار ہو کر زیارت کی اور دربار سے دور کر دیا گیا یا پیادہ (پیدل) چلتے ہیں۔

کسی طالبِ حق سے مروی ہے کہ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگا ؎

(ترجمہ) ہم سے جب پردہ اٹھایا گیا تو دیکھنے والے کو ایسا چاند نظر آیا جس سے تمام اوہام فنا ہو جاتے ہیں۔

اتنی شان وشوکت کے باوجود رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کا یہ حال ہے کہ مغیرہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نمازیں پڑھا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم متورم ہو جاتے تھے (یعنی سوج جاتے تھے) آپ سے عرض کیا گیا آپ کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزّ وجل نے آپ کے سبب اگلے پچھلوں کے تمام ذنوب معاف فرما دیئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں اللہ عزّ وجل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم، شفاء شریف ۱۳۲)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر ہر عمل ہمیشگی کا ہوتا تھا۔ تم میں کون ہے کہ وہ طاقت رکھے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔ فرماتی ہیں روزہ رکھتے تھے تو ہم کہتے اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے تو ہم کہتے اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ (بخاری و مسلم و شفاء ۱۳۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عبداللہ بن ۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے ہانڈی پکتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، سنن نسائی، شفاء ۱۳۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کا ایسا عالم تھا کہ اللہ کریم نے وحی نازل فرمائی:

طٰہٰ ۝ مآ انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ ۝ (پ۱۶۔طٰہٰ:۱،۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب! ہم نے یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

☆ جب ہماری سواری کی حضور تک رسائی ہو جائے تو اب کجاووں پر بیٹھنا حرام ہے۔

☆ ہم کو ایسی بارگاہ میں رسائی میسر آ گئی جو زمین کے پاک کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں تو اب سواریوں کو ہماری جانب سے امن و امان ہو۔ (شفاء ۶۴، حصہ دوم)

……